احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 31

منگل 5 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 5 اگست 2003ء 6 جمادی الثانی 1424 ہجری- 5 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 175

شکر گزاری

حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت ابن عباسؓ بصرہ کے گورنر تھے- ایک دفعہ حضرت ابوایوب انصاریؓ ان سے ملنے کے لئے گئے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ آپ کی رہائش کیلئے اپنا گھر اسی طرح پیش کروں جس طرح آپ نے رسول اللہؐ کے لئے مدینہ میں اپنا گھر پیش کیا تھا- چنانچہ انہوں نے سارا گھر مع ساز و سامان ان کے حوالے کر دیا-

(سیر انصار جلد 3 ص 108)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر حمد اور شکر کے ایمان افروز مضمون کا بیان

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے مزید فضلوں کے وارث بنیں

مہمانوں کی بھرپور خدمت اور انتظامات کی کامیابی پر کارکنان جلسہ شکریہ کے مستحق ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ۔ یکم اگست 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم اگست 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد کے حوالہ سے حمد اور شکر کا ایمان افروز مضمون بیان فرمایا۔ اس مضمون کی تشریح آیت قرآنی، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تحریرات خلفاء سلسلہ کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد جملہ کارکنان جلسہ سالانہ برطانیہ کا شکریہ ادا فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 8 کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے بخیر وخوبی اختتام کو پہنچنے پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ اس جلسہ میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دیکھی اور محسوس کی اور ہر اس شخص نے جس نے ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں جلسہ کی کارروائی دیکھی اس نے اظہار کیا کہ ہم نے اللہ کے فضلوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جسے یہ علم ہے کہ ان نعمتوں اور فضلوں پر اللہ کا شکر کیسے ادا کرنا ہے۔

جماعت نے دعائیں کیں اس کے حضور گڑگڑائے اور اس کا فضل اور رحم مانگا۔ اس تڑپنے کے نتیجہ میں اس خدا نے جو وعدوں کا سچا اور تمام طاقتوں کا مالک ہے اس نے رحم فرمایا اور ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اور احمدیت کا قافلہ پھر اپنی منزل کی طرف رواں دواں کر دیا۔ اس پر ہر احمدی شکر سے لبریز ہو کر سربسجود ہوا اور اپنی وفاؤں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ خدا کے یہ فضل رکنے والے نہیں ہیں یہ فضلوں کی بارش بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ پس آپ لوگ اپنی وفاؤں اور دعاؤں سے اس بارش کو رکنے نہ دیں۔

آنحضرتؐ راتوں کو اٹھتے اور عبادت کرتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے حضرت عائشہ نے کہا کہ آپؐ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے آپؐ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کے احسانوں پر اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ آپؐ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ حمد شکر کا سرچشمہ ہے۔ جس نے اللہ کی حمد نہیں کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب بندہ اپنے جذبات سے علیحدہ ہو کر اپنے خدا کو پہچان لے اور اس سے محبت کرے تو وہ عالموں میں سے ایک عالم بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے جس میں مدح اور شکر دونوں پائے جاتے ہیں۔ تمام محامد جو عالم میں موجود ہیں وہ حقیقت میں خدا کی تعریفیں ہیں اسی کی طرف راجع ہیں۔ مصنوعات کے کمالات صانع کی صفات ہیں۔ وہ محسن منعم اور جامع کمالات ہے۔

آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ حضور انور نے اس حدیث کی روشنی میں فرمایا کہ میں ان تمام کارکنان جلسہ سالانہ برطانیہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مہمانوں کی غیر معمولی کثرت اور موسم کی خرابی کے باوجود دن رات کام کر کے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اللہ کا احسان ہے کہ اکثر انتظامات پہلے سے بہت بہتر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جماعت کے اندر خلافت کی محبت قائم رکھے۔ ایم ٹی اے کے کارکنوں کا بھی شکریہ جنہوں نے اعلیٰ انداز میں جلسہ سالانہ کی کارروائی کو دنیا بھر میں پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت کو ہمیشہ مسیح موعود کے ساتھ باوفا رکھے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

انگلش لینگویج کلاس وقف نو

☆ مورخہ 5 اگست 2003ء بروز منگل انگلش لینگویج کلاس وقف نو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد بیت الاظہار میں شام ساڑھے پانچ بجے شروع ہو رہی ہے۔ تمام طلباء و طالبات نوٹ فرمالیں۔

(وکالت وقف نو)

سیکیورٹی گارڈز کی درخواستیں مطلوب ہیں

☆ فضل عمر ہسپتال میں سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے حضرات جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک ہو عمر 45 سال سے زیادہ نہ ہو۔ انٹرویو کے لئے اپنی درخواستیں مورخہ 10 اگست 2003ء کو صبح ساڑھے سات بجے ہمراہ لائیں درخواستیں صدر صاحب محلہ سے تصدیق شدہ ہونی چاہئیں۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

قارئین الفضل متوجہ ہوں

☆ جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ جولائی 2003ء مبلغ یکصد روپے (Rs.100) بنتا ہے۔

بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع خانیوال و ساہیوال میں بھیج رہا ہے۔

☆ 1۔ توسیع اشاعت الفضل

☆ 2۔ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات

☆ 3۔ ترغیب برائے اشتہارات۔

تمام احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اورانسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1997ء (1)

6 جنوری جاوا انڈونیشیا میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے سلسلہ میں شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ ایک ہزار افراد شامل ہوئے۔

10 جنوری حضور کی طرف سے خطبہ جمعہ میں مخالفین کو یہ چیلنج دیا گیا کہ دعا کریں جو جھوٹا ہے خدا کی اس پر لعنت ہو۔

11 جنوری حضور نے رمضان میں عالمی درس القرآن کا آغاز فرمایا اور سوائے جمعہ کے سارا ہفتہ روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ درس دیتے رہے۔ حضور نے امسال سورۃ نساء کی آیت 21 تا 46 کا درس دیا۔

13 جنوری حضرت مسیح موعود کی نرینہ اولاد کی پانچویں نسل کے پہلے فرد مرزا محمود احمد صاحب کی پیدائش۔ یہ بچہ مرزا مجیب احمد صاحب کا بیٹا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پوتا اور حضرت مصلح موعود کا پڑپوتا ہے۔

8 فروری عالمی درس القرآن کے اختتام پر حضور نے آخری 3 سورتوں کا درس ارشاد فرمایا اور دعا کروائی۔

19 تا 21 فروری خدام الاحمدیہ پاکستان کی سپورٹس ریلی۔

22 فروری نصرت سیکنڈری سکول گیمبیا میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات۔ سکول کے 25 سال پورے ہونے پر سلور جوبلی تقریب منائی گئی جس میں وزیر تعلیم نے بھی شرکت کی۔ حضور نے خصوصی پیغام بھیجا۔

23 فروری حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ غانا کی وفات بعمر 87 سال آپ مرکز میں متعدد کلیدی عہدوں پر فائز رہے۔

6 مارچ حافظ آباد میں دو احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

17 مارچ آسٹریلیا میں برسبین مقام پر دوسرے مرکز کا قیام عمل میں آیا۔

22,21 مارچ حضور کے ارشاد پر مجلس انصار اللہ برطانیہ کا خصوصی اجتماع ہوا جس میں نومبائعین انصار، دوران سال عمر کے اعتبار سے انصار اللہ میں شامل ہونے والے انصار اور ان انصار نے شرکت کی جو کئی سال سے اجتماعات میں شرکت سے محروم تھے، کل حاضری 350 تھی حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

28 تا 30 مارچ جماعت احمدیہ پاکستان کی 78 ویں مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

30,29 مارچ بورکینا فاسو کا 8 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 1600۔ حضور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا۔

5,4 اپریل آئیوری کوسٹ کا 16 واں جلسہ سالانہ۔ 172 جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے، حضور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا۔

13 اپریل لجنہ کینیڈا کے زیر اہتمام بین المذاہب سمپوزیم منعقد ہوا جس میں 8 مذاہب کی نمائندہ خواتین نے شرکت کی۔ کل حاضری 400 تھی جس میں 56 غیر از جماعت تھیں۔

لبیک سیدی

ہم واقفین نو ہیں۔ ہماری ہے چھب نئی
اٹھتی ہے دھڑکنوں سے ہمارے صدا یہی
لَبّیک یا اِمَامَنَا لَبّیک سَیّدی

ہونٹوں پہ ہے پیام امام الزمان کا
ہم آئینہ بنیں گے شہ دو جہان کا
ہیں عشق مصطفیٰؐ میں ہمارے ہنر خفی
لَبّیک یا اِمَامَنَا لَبّیک سَیّدی

ہم چشمہ حیات کی جانب بلائیں گے
نور کلام پاک سے رستہ دکھائیں گے
بدلیں گے روشنی سے جہالت کی تیرگی
لَبّیک یا اِمَامَنَا لَبّیک سَیّدی

ہیں جان و مال و آبرو (ایمان) کے لئے
ہم وقف ہو چکے ہیں اسی کام کے لئے
جہدو عمل سے اپنی عبارت ہے زندگی
لَبّیک یا اِمَامَنَا لَبّیک سَیّدی

تعبیر ہیں ہم اہلِ محبت کے خواب کی
تقدیر ہیں ہم آتے ہوئے انقلاب کی
ہم ہیں نویدِ امن وسکوں۔ راحت و خوشی
لَبّیک یا اِمَامَنَا لَبّیک سَیّدی

جلیل الرحمٰن جمیل ہالینڈ

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خطبہ جمعہ

نیک نمونہ سب سے بڑی دعوت الی اللہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ تمام انسانیت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم کے جھنڈے تلے لے آئیں۔

شادی کے بعد لڑکیوں کو غربت کے یا حسب نسب کے طعنے دینا انتہائی ظلم کی بات ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے تعلق میں مختلف پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 23 مئی 2003ء بمطابق 23 ہجرت 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے سورۃ ھود کی آیت 2 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

اس کا ترجمہ ہے: (الر)۔ انا اللّٰہ اری :۔ میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ (یہ) ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات مستحکم بنائی گئی ہیں (اور) پھر صاحب حکمت (اور) ہمیشہ خبر رکھنے والے کی طرف سے اچھی طرح کھول دی گئی ہیں۔

حضرت مصلح موعود اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس کتاب کی آیتیں اپنے اندر حکمت رکھتی ہیں۔ اور جو کچھ بھی اس میں بیان ہوا ہے وہ بدی سے روکنے والا اور نیکی کی طرف لے جانے والا ہے۔ اور انسان کی پوشیدہ بدیوں سے اس کو آگاہ کر کے اس کی حقیقت سے اسے واقف کرتا ہے۔ اور اس کلام میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں اور نہ کوئی ضرورت سے زائد بات ہے۔ غرض تمام ضروری تعلیم بغیر فضول و لغو کی بقدر حاجت بیان کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی پھر اس امر کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہر ایک قسم کی ضروری تفصیل بھی آ گئی ہے۔ اور فردعات کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ بقدر ضرورت انہیں بھی بیان کیا گیا ہے۔

...... (من لدن حکیم خبیر) سے یہ بتایا ہے کہ اس کا منبع بھی اعلیٰ ہے۔ اس لئے اس کی تمام تفاصیل پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ حکیم اسے کہتے ہیں جو موقع کے مطابق کام کرنے والا ہو۔ اس صفت سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کلام کی بھیجنے والی ہستی کے یہ مدنظر نہیں ہے کہ وہ لوگوں میں شہرت یا عزت حاصل کرے بلکہ اس کے مدنظر بنی نوع انسان کا فائدہ ہے۔ پس اس نے کوئی ایسی تعلیم اس میں نہیں دی۔ جو بظاہر خوبصورت ہو لیکن بہ باطن خراب ہو۔ بلکہ اس نے ہر وہ تعلیم جو انسان کے فائدہ کی ہے پیش کر دی ہے۔ خواہ لوگ اس سے کس قدر ہی کیوں نہ بھاگیں اور برا نہ منائیں۔

ظاہر میں اچھی اور باطن میں بری تعلیم کی مثال انجیل کی تعلیم ہے کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر تھپڑ مارے تو تو دوسری بھی پھیر دے۔ اور بظاہر بری اور حقیقت میں اچھی تعلیم کی مثال قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ جو اقوام جبراً مذہب میں دخل دیں۔ ان کا سختی سے مقابلہ کرنا چاہئے۔ جس تعلیم کی غرض لوگوں میں قبولیت حاصل کرنا ہوگی۔ وہ اول الذکر قسم کی تعلیموں پر انحصار کرے گی اور جس کی غرض اصلاح ہوگی۔ وہ لوگوں کی پسندیدگی یا عدم پسندیدگی کا خیال کئے بغیر جو مفید باتیں ہیں انہیں بیان کردے گی۔'' (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 141-142)

اس بارہ میں مزید حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''خبیر۔ کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقت امر سے واقف ہے۔ خبیر کا لفظ اصل حال کی واقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور بواطن امور کے جاننے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ اس صفت کا مالک اندرونی تغیرات پر خاموش نہیں رہ سکتا اور بداعمالی کی سزا کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔''

(تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 142)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

'' انا اللّٰہ اری : اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے بتوں کے حامی جو کچھ نبی کریم ﷺ کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ وہ میں دیکھ رہا ہوں جس کے معنے یہ ہیں کہ ہمیں ان کی شرارتوں کا علم ہے اس کے مطابق باز پرس ہوگی۔ اس سورۃ میں دشمنان رسالت مآب کی شرارتوں کا بیان ہے..........

(من لدن حکیم خبیر): یہ کتاب حکیم کی طرف سے ہے۔ عام حکیم جو کچھ کہتے ہیں اس کے سامنے عوام کو چون و چرا کا یارا نہیں۔ چہ جائیکہ ایک عظیم الشان حکیم کی طرف سے ہو اور حکیم بھی ایسا کہ جو ہر طرح سے باخبر ہو۔''

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 9 دسمبر 1909ء)

اللہ تعالیٰ نے اس میں صرف یہی نہیں بتایا کہ جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے وہ میں دیکھ رہا ہوں بلکہ پہلوں کی خبر دی جن کے انکار کی وجہ سے جو قومیں ہلاک کر دی گئیں اور آئندہ زمانہ میں جو کچھ ہونے والا ہے (۔) اس سے بھی باخبر ہے۔ چنانچہ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا (جو آیت میں نے پڑھی تھی سورہ ھود کی ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔ آپ سے پہلے کے انبیاء کے انکار کرنے والوں کی ہلاکت کا تو غم آپ کو تھا ہی، اپنی امت کا بھی غم تھا کیونکہ امت کی ذمہ داری بھی آپ ﷺ پر ڈالی گئی تھی۔ اس بارہ میں حضرت مصلح

موعود فرماتے ہیں کہ آج یہی ذمہ داری آپ کے جانشینوں اور آپ کے ماننے والوں پر ہے۔ کیفیت اور کمیت دونوں لحاظ سے یہ ذمہ داری اس قدر ہے کہ پڑھ کر دل کانپ جاتا ہے۔

پھر حضرت مصلح موعود اس کی مزید تفصیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ھود اور اس جیسی سورتوں نے قبل از وقت بوڑھا کر دیا ہے کیونکہ آپ دیکھتے تھے کہ آپ کے ساتھ توبہ کرنے والے لوگ آپ کے زمانہ تک ہی محدود نہ تھے بلکہ آپ کے بعد قیامت تک آنے والے تھے۔ ان لوگوں کی تربیت کی ذمہ داری آپؐ کس طرح اٹھا سکتے تھے۔ یہ خیال تھا جس نے آپ پر اثر کیا اور آپ کو بوڑھا کر دیا۔ مگر آپ کا یہ تقویٰ اللہ تعالیٰ کو ایسا پسند آیا کہ اس نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا اور وعدہ کر لیا کہ میں ہمیشہ تیری امت میں سے ایسے لوگ مبعوث کرتا رہوں گا جو تیرے نقش قدم پر چل کر میرا قرب حاصل کریں گے اور تیری طرف سے اس امت کی اصلاح کریں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم ﷺ کے عمل کے مقابلہ میں اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ ہمارا بھی رسول کریم ﷺ کی طرح یہ فرض رکھا گیا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ دوسرے مومنوں کی اصلاح کی بھی فکر کریں۔ ایک ادنیٰ غور سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ بغیر ایک کامل نظام کے اس حکم پر عمل نہیں ہو سکتا۔ ایک مومن اپنے پاس کے مومنوں کو تو نصیحت کر سکتا ہے لیکن وہ سب دنیا کے مومنوں کو بغیر نظام کے کس طرح نصیحت کر سکتا ہے۔ صرف مکمل نظام ہی ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے گھر بیٹھا سب (۔) کی خبر رکھ سکتا ہے کیونکہ جب وہ نظام کے قیام میں مدد دیتا ہے خواہ روپیہ سے، وقت سے، قلم سے، زبان سے یا دماغ سے تو وہ اس نظام کا ایک حصہ ہو جاتا ہے۔ اور اس نظام کے ذریعہ سے جہاں جہاں بھی کام ہوتا ہے اس میں وہ شریک ہوتا ہے۔ اس وقت احمدی جماعت ہی نظام کے ماتحت ہے اور دیکھ لو وہی (۔) دنیا کے مختلف ممالک میں کر رہی ہے۔

فرماتے ہیں: ایک پنجاب کے گاؤں کا زمیندار یا ایک افغانستان کے ایک گوشہ میں بسنے والا افغان جو جغرافیہ سے محض نابلد ہے جب اپنی کمائی کا ایک حصہ خزانہ سلسلہ میں ادا کرتا ہے تو وہ نہ صرف اپنے ذاتی فرض کو ادا کرتا ہے بلکہ اس طرح وہ یورپ، امریکہ، سماٹرا، جاوا، افریقہ وغیرہ مختلف براعظموں اور ملکوں میں (۔) کا جو کام ہو رہا ہے اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ اور اس حکم کی ذمہ داری سے ایک حد تک سبکدوش ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 265)

پس آج ہمارا جو مسیح موعود کی طرف منسوب جماعت ہے اور جو سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے محبت اور عشق کی دعویدار ہے اور اس زمانہ میں مسیح موعود کو مان کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم صرف دعویٰ ہی نہیں کر رہے بلکہ حقیقت میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے حکم کے مطابق ہم نے امام کو پہچانا اور مانا اور ہم اس جماعت میں داخل ہوئے ہیں جس پر ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے کہ وہ آئندہ بھی دنیا کی اصلاح کی کوشش کرتی رہے گی، ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ ہم اس عشق کو سچ کر دکھائیں (۔) اور تمام انسانیت کو عموماً آنحضور ﷺ کی حقیقی تعلیم کے جھنڈے تلے آئیں۔ اور اس کے ساتھ سب سے بڑھ کر ہمیں خود بھی اپنی اصلاح کرنی ہو گی۔ اس طرف توجہ دینی ہو گی کیونکہ نیک نمونہ سب سے بڑی (۔) ہے۔ اللہ کرے ہمارا شمار ان خوش قسمت لوگوں میں ہو جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی فکر کو دیکھ کر یہ وعدہ کیا تھا کہ تیرے راستہ پر چل کر میرا قرب حاصل کرنے والے ہوں گے۔

اب کچھ اور آیات ہیں صفت خبیر کے متعلق وہ پیش کرتا ہوں۔ (۔) (بنی اسرائیل: 18) اور کتنی ہی زمانوں کے لوگ ہیں جنہیں ہم نے نوح کے بعد ہلاک کیا اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے (اور) ان پر نظر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اس قسم کی مثالیں تم کو شروع سے دنیا میں نظر آئیں گی، نوح سے لے کر اس وقت تک نبی آتے رہے ہیں سب کے زمانہ میں اسی طرح ہوتا چلا آیا ہے۔ وکفی بربک (۔) کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو خبیر و بصیر ہے بندوں کو غلط راستہ پر چلتے دیکھ کر کس طرح خاموش رہ سکتا ہے۔ یہ فقرہ بھی ان معنوں کو رد کرتا ہے جو اوپر کی آیت کے بعض نادانوں نے کئے ہیں (کہ خدا تعالیٰ بڑے بڑے لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ بدکار ہو جاؤ) کیونکہ اس میں بتایا ہے کہ معذب لوگ پہلے سے گناہ گار ہوتے ہیں یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو گنہگار بناتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 317)

پھر ایک آیت ہے (۔) (سورۃ الفاطر: 32) اور جو ہم نے تیری طرف کتاب میں سے وحی کیا ہے وہی حق ہے۔ اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس کے سامنے ہے۔ یقیناً اللہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر رہنے والا (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

امام رازی (۔) فرماتے ہیں کہ اس ارشاد الٰہی کے دو پہلو ہیں۔

نمبر ایک: حقیقت یہ ہے کہ یہ بات برحق ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے اور و الله خبیر کا مطلب ہے کہ وہ چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔ اور (بصیر) کا مطلب یہ ہے کہ وہ ظاہری باتوں کو بھی جاننے والا ہے۔ پس اس کی وحی میں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی کوئی باطل بات نہیں ہے۔

نمبر 2: (۔) اس اعتراض کا جواب بھی ہو سکتا ہے جو مشرکین مکہ کیا کرتے تھے کہ یہ قرآن کسی عظیم المرتبت شخص پر کیوں نازل نہیں ہوا؟

پس فرمایا (۔) یعنی وہ ان کے باطن کو جانتا ہے اور ان کے ظاہر پر بھی نظر رکھے ہوئے ہے۔ پس اس نے محمد ﷺ کو چنا اور ان کے علاوہ کسی اور کو نہ چنا۔ کیونکہ ان کے نزدیک وہی اس مقام کے لئے ان میں سے سب سے زیادہ اہل تھے۔ (تفسیر کبیر رازی)

پھر فرمایا: (۔) (سورۃ الشوریٰ: 28) اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں ضرور باغیانہ روش اختیار کرتے لیکن وہ ایک اندازہ کے مطابق جو چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیت کے تعلق میں حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جو باتیں اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی اس نے گویا مجھے جنگ کے لئے للکارا اور میں اپنے اولیاء کی مدد کرنے میں سب سے سرعت سے کام لینے والا ہوں۔ اور مجھے ان کے باعث اس طرح غصہ آتا ہے جس طرح غضبناک شیر کو غصہ آتا ہے۔ اور میں کسی کام کے کرنے میں کبھی متردد نہیں ہوا البتہ ایک ایسے مومن کی روح قبض کرنے میں مجھے تردد ہوتا ہے جو موت کو ناپسند کرتا ہے۔ اگرچہ میں اس کی ناگواری کو ناپسند کرتا ہوں مگر اس کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔ اور میرا کوئی مومن بندہ میرا مقرب نہیں ہوا مگر ان فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے جو میں نے اس پر فرض کئے ہیں۔ اور میرا مومن بندہ نوافل کے ذریعہ مسلسل میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھیں، زبان اور ہاتھ اور اس کا مددگار ہو جاتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے دے دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ میرے کچھ بندے مجھ سے عبادت کا دروازہ پوچھتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے اس کو وہ دروازہ بتا دیا تو اس شخص میں عجب آ جائے گا جو اس کو بگاڑ دے گا۔ اور میرے کچھ مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کو دولت مندی ہی راہ راست پر قائم رکھ سکتی ہے اور اگر میں ان کو غریب کر دوں تو غربت ان کو بگاڑ دے گی اور میرے مومن بندوں میں سے بعض ایسے ہیں جن کو غربت ہی درست حال پر قائم

رکھتی ہے اور اگر میں انہیں غنی کر دوں تو امیر ہونا اس کو فساد میں مبتلا کر دے گا۔ اور میں اپنے بندوں کے بارہ میں ان کے دلوں کے حال کو جانتے ہوئے تدبیر کرتا ہوں۔ پس میں علیم وخبیر ہوں۔

اس کے بعد حضرت انسؓ نے ان الفاظ میں دعا کی ہے (۔) اے اللہ! میں تیرے ان مومن بندوں میں سے ہوں جن کو صرف غناء ہی راس آتا ہے۔ پس تو اپنی رحمت سے مجھے مفلس نہ رہنے دینا۔ (تفسیر قرطبی)

پھر فرمایا (۔) (سورۃ الحجرات : 14) اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

علامہ فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہر کو جانتا ہے، تمہارے نسب کو جانتا ہے، تمہارے باطن سے باخبر ہے، اس پر تمہارے بھید مخفی نہیں ہیں۔ پس تم تقویٰ کو اپنا عمل بناؤ اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جاؤ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بڑھایا ہے (تفسیر کبیر رازی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''تم میں سے معزز اور زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ تر متقی ہے۔ جس قدر نیکیاں اور اعمال صالح کسی میں زیادہ ہوتے ہیں وہی زیادہ معزز و مکرم ہے۔ کیا بے جا شیخی اور انانیت نہیں ہو رہی؟ پھر بتلاؤ۔ اس نعمت کی قدر کی تو کیا کی؟ یہ اخوت اور برادری کا واجب الاحترام مسئلہ (۔) کی دیکھا دیکھی اور اب قوموں نے بھی لے لیا۔ پہلے ہندو وغیرہ قومیں کسی دوسرے مذہب و ملت کے پیرو کو اپنے مذہب میں ملانا عیب سمجھتے تھے اور پرہیز کرتے تھے۔ مگر اب شدھ کرتے اور ملاتے ہیں۔ گو کامل اخوت اور سچے طور پر نہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی طرف غور کرو کہ حضورؐ نے اپنی عملی زندگی سے کیا ثبوت دیا کہ زید جیسے کے نکاح میں شریف بیبیاں آئیں۔ ....، مقدس ...... نے قوموں کی تمیز کو اٹھا دیا جیسے وہ دنیا میں توحید کو زندہ اور قائم کرنا چاہتا تھا اور چاہتا ہے اسی طرح ہر بات میں اس سے وحدت کی روح پھونکی اور تقویٰ پر ہی امتیاز رکھا۔ قومی تفریق پر جو نفرت اور حقارت پیدا کر کے شفقت علیٰ خلق اللہ کے اصول کی دشمن ہو سکتی تھی اسے دور کر دیا۔ ہمیشہ کا منکر جب (۔) لاوے تو شیخ کہلاوے۔ یہ سعادت کا تمغہ یہ سعادت کا نشان جو (۔) نے قائم کیا تھا صرف تقویٰ تھا۔ (الحکم 5 مئی 1899ء، صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ (۔) یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے''۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1898ء، صفحہ 50)

پھر فرماتے ہیں: ''دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسلی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے۔ چنانچہ فرمایا ان اکرمکم ،،(۔) لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے گو کہ جماعت میں بہت بڑا حصہ ایسا ہے جو اس بات پر قائم ہے لیکن پھر بھی وقتاً فوقتاً ایسی مثالیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ ہمیں اب اس تعلیم کو بڑی اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ اب بھی ایسے خطوط آتے رہتے ہیں جن میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ ہمیں یا ہمارے عزیزوں کی لڑکیوں کی طرف سے شادیوں کے بعد غربت کے طعنے دیئے جاتے ہیں یا حسب نسب کے طعنے دئے جاتے ہیں۔ یہ باتیں تو ایسی ہیں جو شادی کرنے والے کو پہلے سوچ لینی چاہئیں۔ پہلے حسب نسب یا غربت و امارت کا پتہ یا علم نہیں تھا۔ انتہائی ظلم کی بات ہے یہ۔ پہلے بھی کسی نے آپ کو مجبور نہیں کیا ہوتا کہ ضرور فلاں جگہ شادی کرنی ہے۔ اپنی مرضی سے، اپنے شوق سے کرتے ہیں تو پھر اس کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کے طعنے یا اس قسم کی باتیں کی جائیں۔ کچھ خدا کا خوف ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ پر قائم کرے۔

قرآن کریم کی بعض اور بیان فرمودہ پیشگوئیاں ہیں، پیش خبریاں ہیں۔ فرمایا (۔) اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

حضرت مسیح موعود سورۃ تکویر کی اس آیت کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں:

''قرآن اور حدیث دونوں بتلا رہے ہیں کہ مسیح کے زمانہ میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے یعنی ان کے قائم مقام کوئی سواری پیدا ہو جائے گی۔ یہ حدیث مسلم میں موجود ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں 'ولیترکن القلاص (۔)'' اور قرآن کے الفاظ یہ ہیں (و اذا العشار عطلت) شیعوں کی کتابوں میں بھی یہ حدیث موجود ہے (۔)۔ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو ہمارے نبی کریمؐ کے مبارک لبوں سے نکلی اور آج پوری ہوئی''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 406)

یہ بھی اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے پیش کی گئی ہے۔ (۔)

پھر فرمایا (۔) (التکویر: 11) اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں: ''ایسا ہی قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت اور بھی پیشگوئیاں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ پیشگوئی بھی ہے (۔) یعنی آخری زمانہ وہ ہوگا جبکہ کتابوں اور صحیفوں کی اشاعت بہت ہوگی گویا اس سے پہلے کبھی ایسی اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ یہ ان کلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے ذریعہ سے آج کل کتابیں چھپتی ہیں اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچائی جاتی ہیں''۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 322)

ویسے تو قدیم زمانہ سے درختوں کے پتوں، ان کی چھالوں اور ہڈیوں اور پتھروں وغیرہ پر لکھنے کا رواج رہا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رائج تھا۔ تاہم باقاعدہ فن کتابت کا آغاز چین سے ہوا۔ پہلا مطبوعہ نمونہ 770ء کا ہے جو برٹش میوزیم میں موجود ہے وہ چین کا ہے۔

بہر حال اب یہ فن روز بروز ترقی پر ہے۔ اس کی نئی نئی شکلیں مثلاً کمپیوٹر اور کمپیوٹرائزڈ چھاپہ خانے، پھر آج کل ای میل وغیرہ مختلف چیزیں ہیں جو جاری ہیں جو اس الٰہی خبروں کی کہ (۔) کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پھر فرمایا (۔) (النحل: 9) اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تا کہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ) بطور زینت (بھی) ہوں۔ نیز وہ (تمہارے لئے) وہ بھی پیدا کرے گا جسے تم نہیں جانتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس آیت کے حوالہ سے سورۃ کے تعارفی نوٹ میں فرماتے ہیں:

''ہر قسم کے جانوروں کی تخلیق کا ذکر فرمانے کے بعد یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ اس قسم کی اور سواریاں بھی اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور جن کا تمہیں اس وقت کوئی علم نہیں۔ چنانچہ فی زمانہ ایجاد ہونے والی نئی نئی سواریوں کی پیشگوئی اس آیت میں فرما دی گئی ہے''۔

اب مختلف النوع قسم کی سواریاں اور پھر ان کے مختلف النوع قسم کے فیولز (Fuleș) ہیں جن سے یہ چلتی ہیں۔ سولر انرجی (Solar Energy) سے چلنے والی سواریاں بھی ایجاد ہیں۔

پھر ترقی یافتہ قوموں کے زوال کی خبر ہے۔ (۔) (سورۃ الفیل: 2 تا 6) کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا؟ کیا اس نے ان کی تدبیر کو رائیگاں نہیں کر دیا؟ اور ان پر غول در غول پرندے (نہیں) بھیجے؟ وہ ان پر کنکر ملی خشک مٹی کے

ڈھیلوں سے پتھراؤ کر رہے تھے۔ پس اس نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

اس کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"دنیاوی قوموں کی ترقی آخر اس نقطہ عروج پر ختم ہوگی کہ وہ ساری عظیم طاقتیں ......کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہو چکی ہوں گی۔ قرآن کریم ماضی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اس سے پہلے بھی ام القریٰ یعنی مکہ کو بڑی بڑی ظاہری حشمت والی قوموں نے تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ اصحاب الفیل یعنی بڑے بڑے ہاتھیوں والے تھے لیکن پیشتر اس سے کہ وہ ان بڑے بڑے ہاتھیوں پر مکہ تک پہنچتے، ان پر ابابیل نے جو سمندری چٹانوں کی کھوہوں میں گھر بناتی ہیں، ایسے کنکر برسائے جن میں چیچک کے جراثیم تھے اور ساری فوج میں وہ خوفناک بیماری پھیل گئی اور آناً فاناً وہ ایسی لاشوں کے ڈھیر ہو گئے جیسے کھایا ہوا بھوسا ہو۔ ان کے جسموں کو مردار خور پرندے پٹک پٹک کر زمین پر مارتے تھے۔ پس آئندہ بھی اگر کسی قوم نے طاقت کے برتے پر اسلام کی یا مکہ کی بے حرمتی کا اور تباہی کا ارادہ کیا تو وہ بھی اسی طرح تباہ کر دی جائے گی۔

پھر شق قمر کی خبر ہے۔ فرمایا: (۔) کہ ساعت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت ﷺ مکہ میں ہی تھے کہ آپ کو الہام ہوا: (اقتربت الساعة) (۔) اسلام کی ترقی کا وقت آ گیا ہے اور عرب کی حکومت تباہ کر دی گئی۔ چاند عرب کا نشان تھا۔ چنانچہ جب کوئی شخص خواب میں چاند دیکھے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اسے عرب کی حکومت کے حالات بتائے گئے ہیں۔ پس چاند کے پھٹنے کے یہ معنے تھے کہ عرب کی حکومت تباہ ہو جائے گی۔ اس وقت جب آپؐ کے صحابہؓ چاروں طرف دنیا میں جان بچائے دوڑے پھرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کا گلا گھونٹا جاتا اور آپؐ کی گردن میں پٹکے ڈالے جاتے تھے۔ جب خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کی بھی آپؐ کو اجازت نہیں تھی اور جب سارا مکہ آپؐ کی مخالفت کی آوازوں سے گونج رہا تھا، اس وقت محمد رسول اللہ ﷺ نے مکہ والوں کو یہ خبر دی کہ عرب کی حکومت کی تباہی کا خدا نے فیصلہ کر دیا ہے اور اسلام کے غلبہ کا وقت آ گیا ہے۔ پھر کس طرح چند سال کے بعد ہی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ قیدار کی ساری حشمت توڑ دی گئی۔ اسلام کا جھنڈا بلند کر دیا گیا۔ چاند پھٹ گیا۔ قیامت آ گئی اور ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنا دی گئی۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن۔ صفحہ 283)

پھر آنحضرت ﷺ کی چند احادیث ہیں جو میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ سے علم پا کر) حضرت جعفر اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کی وفات کی خبر اطلاع آنے سے پہلے اس حال میں دی کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

آنحضرت ﷺ کی اس خبر کے عین مطابق جس روز آپؐ نے صحابہ کو حضرت زید اور حضرت جعفر کی شہادت کی خبر دی۔ میدان موتہ میں دونوں صحابہ کی شہادت ہو چکی تھی جس کی تصدیق ان کی شہادت کی باقاعدہ خبر لانے والے فرد کے پیغام پہنچانے سے ہو گئی۔

پھر آپؐ نے صحابہ کو ان کی خوشحالی کی خبر دی۔ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارے پاس قالینیں ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! ہمارے پاس قالین کہاں!۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس قالین بھی ہوں گے۔ پھر ہم پر وہ زمانہ آیا کہ میں بیوی کو کہتا کہ میرے راہ سے اپنا قالین ہٹاؤ تو کہتی کیا نبی ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ یہ جواب سن کر میں ان قالینوں کو بچھے رہنے دیتا۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ کالی بکریوں کا ریوڑ میری پیروی کر رہا ہے اور ان کے پیچھے خاکستری رنگ کی بکریوں کا ریوڑ ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ! یہ عرب آپ کی پیروی کریں گے اور پھر عجم ان کی پیروی کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے نے بھی یہی تعبیر کی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ 176)

پھر مسلمانوں اور دوسری اقوام کے حملہ آور ہونے کی خبر ہے۔

عبدالرحمٰن، بشر، ابن جابر، ابوعبدالسلام، ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ دوسری قومیں تم پر اس طرح حملہ آور ہوں گی جیسے کھانے والے کھانے کے کسی برتن پر آ ٹوٹتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کی یہ ہماری تعداد کی کمی کی وجہ سے ہوگا؟ فرمایا نہیں۔ تم اس زمانے میں تعداد میں بہت ہو گے لیکن تم ایسے ہو گے جیسے دریا کے پانی پر میل اور کوڑے کا جھاگ ہوتا ہے۔ اللہ تمہارے رعب کو تمہارے دشمنوں کے دل سے نکال ڈالے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب فی تداعی الامم علی الاسلام)

(۔) آخری زمانہ میں تجارت کے بارہ میں پیشگوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قرب قیامت کا زمانہ آئے گا تو خاص خاص لوگوں کو ہی سلام کیا جائے گا اور تجارت اس قدر پھیل جائے گی کہ عورت اپنے خاوند کی تجارت میں اس کی مدد کرے گی اور رحمی رشتے منقطع ہو جائیں گے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 419 مطبوعہ بیروت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمدؐ! اگر جنت کا عرض آسمان اور زمین ہے تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تو نے نہیں دیکھا کہ جب رات آتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین جلد 1 صفحہ 92)

اس زمانہ میں یہ سمجھنا مشکل تھا لیکن اس میں جو مختلف سمتوں یا Dimention کے وجود کی خبر دی گئی ہے آج کل انسان سمجھ سکتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود نے آئندہ ہونے والی باتیں بیان فرمائیں ان کی چند مثالیں۔

آپ فرماتے ہیں:

"میرے مخلص دوست نور دین کا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور وہی ایک لڑکا تھا۔ اس کے فوت ہونے پر بعض نادان دشمنوں نے بہت خوشی ظاہر کی اس خیال سے کہ مولوی صاحب لاولد رہ گئے، تب میں نے ان کے لئے دعا کی اور دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ دعا سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور اس بات کا نشان کہ وہ محض تمہاری دعا کے ذریعہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا کہ اس کے بدن پر بہت سے پھوڑے نکل آئیں گے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبدالحیٔ رکھا گیا اور اس کے بدن پر غیر معمولی پھوڑے بہت سے نکلے جن کے داغ اب تک موجود ہیں۔ اور یہ پھوڑوں کا نشان لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 230)

سعد اللہ لدھیانوی کی موت کی خبر دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"منجملہ ان نشانوں کے سعد اللہ لدھیانوی کی موت ہے جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب منشی سعد اللہ لدھیانوی بدگوئی اور بدزبانی میں حد سے بڑھ گیا اور اپنی نظم و نثر میں اس قدر مجھ کو گالیاں دیں کہ ......میں باور نہیں کر سکتا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی نے ایسی گندی گالیاں کسی نبی اور مرسل کو دی ہوں جیسا کہ اس نے مجھے دیں۔

چنانچہ جس شخص نے اس کی مخالفانہ نظمیں اور نثریں اور اشتہار دیکھے ہوں اس کو معلوم ہوگا کہ وہ میری ہلاکت اور نابود ہونے کے لئے اور نیز میری ذلت اور اس کی نامرادی دیکھنے کے لئے کس قدر حریص تھا اور میری مخالفت میں کہاں تک اس کا دل گندہ ہو گیا تھا۔ پس ان تمام امور کے باعث میں نے اس کے بارہ میں یہ دعا کی کہ میری زندگی میں اس کو نامرادی اور ذلت کی موت نصیب ہو۔ سو خدا نے ایسا ہی کیا اور جنوری 1907ء کے پہلے ہفتہ میں چند گھنٹہ میں نمونیا پلیگ سے اس جہان فانی سے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ کوچ کر گیا......... اور وہ پیشگوئی جس میں میں نے لکھا تھا کہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے روبرو وہ مرے گا۔ وہ انجام آتھم میں عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے:

تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔ پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔ اور صرف تیری ذلت پر کچھ نہیں، خدا تجھے مع تیرے گروہ کے ذلیل کرے گا اور مجھے عزت دے گا یہاں تک کہ لوگ میرے جھنڈے کے نیچے آ جائیں گے۔

اے میرے خدا مجھ میں اور سعد اللہ میں فیصلہ کر۔ یعنی جو کاذب ہے صادق کے روبرو اس کو ہلاک کر۔ اے علیم و خبیر جو میرے دل کو اور میرے اندر کی پوشیدہ باتوں کو دیکھ رہا ہے۔ اے میرے خدا! میں تیری رحمت کے دروازے دعا کرنے والوں کے لئے کھلے دیکھتا ہوں۔ پس یہ جو میں نے سعد اللہ کے حق میں دعا کی ہے اس کو قبول فرما اور رد نہ کر یعنی میری زندگی میں ہی اس کو ذلت کی موت دے"۔

پھر کانگڑہ کے زلزلہ کی خبر ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جو اخبار الحکم اور البدر میں چھپ گئی تھی کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ جو بعض حصہ پنجاب میں سخت تباہی کا موجب ہوگا اور پیشگوئی کی تمام عبارت یہ ہے: "زلزلہ کا دھکا۔ **عفت الدیار محلها و مقامها**"۔ چنانچہ یہ پیشگوئی 4/ اپریل 1905ء کو پوری ہوئی۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 231)

اور اس پیشگوئی کے مطابق کانگڑہ میں شدید زلزلہ آیا جس میں ہندوؤں کے مشہور مندر زمین بوس ہو گئے۔ دھرمسالہ کی اور متفرق چھاؤنیاں جو تھیں ان میں بڑی تباہی آئی اور ایک محتاط اندازہ کے مطابق کہتے ہیں کہ بیس ہزار افراد لقمہ اجل ہوئے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عجیب معجزہ ہے کہ کسی احمدی کا جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

پھر کانگڑہ کے زلزلہ کے حالات بیان کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی کتاب "ذکر حبیب" میں بیان فرماتے ہیں:

"4/ اپریل 1905ء کی صبح کو جبکہ پنجاب میں سخت زلزلہ آیا اور کانگڑہ کے پہاڑ میں کئی ایک بستیاں بالکل تباہ ہو گئیں اور ہندوؤں کی دیوی جوالا مکھی کی لاٹ بجھ گئی اور عمارت مسمار ہو گئی۔ اس وقت صبح (۔) قادیان میں بھی سخت زلزلہ محسوس ہوا مگر یہ خدا کا فضل رہا کہ جیسا کہ لاہور اور امرتسر میں کئی ایک مکانات گر گئے اور آدمی مر گئے اور بہتوں کو چوٹیں آئیں، ایسا کوئی حادثہ قادیان میں نہیں ہوا۔ میں ان دنوں کچھ بیمار تھا اور خود حضرت مسیح موعود میرا علاج کرتے تھے۔ روزانہ تازہ ادویہ منگوا کر اور ایک گولی اپنے ہاتھ سے مجھے بھیجا کرتے تھے۔ میں اس وقت اپنے اہل بیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مکان میں اس کمرہ میں مقیم تھا جو گول کمرہ کے نام سے مشہور ہے اور جس میں میں قادیان میں سب سے پہلی دفعہ 1891ء کے ابتدا میں آن کر مقیم ہوا تھا۔ چونکہ زلزلے کے اس بڑے دھکے آنے کے بعد بھی چند گھنٹوں کے وقفے پر بار بار زمین ہلتی تھی اس واسطے حضرت مسیح موعود نے تجویز کی کہ مکانات چھوڑ کر باہر باغ میں ڈیرہ لگایا جائے۔ اکثر دوست مع قبائل باہر چلے گئے اور چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنائی گئیں اور بعض نے خیمے کھڑے کر لئے اور کئی ماہ تک اسی باغ میں قیام رہا۔ انہی ایام میں جاپان کا ایک پروفیسر اوموری جو علم زلازل کے محقق اور مبصر تھے ان زلازل کی تحقیقات کے واسطے ہندوستان آیا تھا اور بعد تحقیقات اس نے فیصلہ کیا تھا کہ یہاں اب کئی سال تک زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے اپنی الہامی پیشگوئی شائع کی تھی کہ موسم بہار میں پھر زلزلہ آئے گا۔ چنانچہ دوسرے سال ایسا ہی ایک شدید زلزلہ پھر آیا"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے الہام کیا:

"بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی"

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

"اس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی۔ یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا کہ جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمٰن ہوں ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد نمبر 22 صفحہ 98)

پھر حضور ایک جگہ فرماتے ہیں: "یاد رہے کہ جس عذاب کے لئے یہ پیشگوئی ہے اس عذاب کو خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ کے لفظ سے بیان کیا ہے اگرچہ بظاہر وہ زلزلہ ہے اور ظاہر الفاظ یہی بتاتے ہیں کہ وہ زلزلہ ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ عادت الٰہی میں استعارات بھی داخل ہیں اس لئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ غالباً تو وہ زلزلہ ہوگا ورنہ کوئی اور جاں گداز اور فوق العادت عذاب ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے"۔ (براھین احمدیہ جلد پنجم)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔......... میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 268-269)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اے سننے والو! تم یاد رکھو کہ اگر پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے

پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنادیا اور اکثر مقامات سے عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 4روحانی خزائن جلد 20صفحہ 396)

آپ کے کچھ الہامات ہیں۔فرمایا:

"مجھے اللہ جل شانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملکوں کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گے یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔اور یہ کسی حد تک ہم نے پورا ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور آئندہ بھی دیکھیں گے۔

پھر یہ الہام ہے 1883ء کا: پھر بعد اس کے فرمایا" (۔) یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور بضرورت حقہ اترا ہے۔خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا"۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3۔ تذکرہ صفحہ 75-74 مطبوعہ 1969ء)

پھر ایک الہام ہے فرمایا: "اللہ جل شانہ نے مجھے خبر دی ہے کہ (۔)

(از مکتوب حضرت اقدس مورخہ اگست 1888ء مندرجہ الحکم جلد 5 نمبر 32 مورخہ 31/ اگست 1901ء۔ تذکرہ صفحہ 162۔ مطبوعہ 1969ء)

اس کا صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے کہ تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال... بھیجیں گے۔ ... ... اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11/جولائی 2003ء)

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
9۔ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔فون: 5418406-7448406

I.C.S کی مکمل تیاری
MATH. COMPUTER
اور ENG کی کلاسز جاری ہیں
MACLS کالج روڈ ربوہ فون نمبر 212088

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
کرنل رانا عبدالباسط لاہور فون 0303-7586833

گوندل ٹینٹ اینڈ ویگان مرکز
نئی کاریں۔لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS,VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
فون دوکان 212837۔ رہائش 214321
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر، سپلٹ AC ونڈو AC، واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس ایل جی، سام سنگ سپر ایشیاء۔اٹلس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فون رہائش 292793 موبائل 0300-9613255
Email alfazal@skt.comsats.net.pk
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش 0432-586297 موبائل 0300-9613257
E-mail fineart_jewellers@hotmail.com

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔
فون دوکان: 04931-53181
رہائش: 54991
سنگھار سنٹر میکلگن روڈ دی مال۔لاہور
فون دکان: 7320977-7237679
موبائل: 0300-9488027
رہائش: 042-5161681

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز IATA
بیرون ملک ہوائی سفر کی کنفرمڈ ریزرویشن اور ارزاں ٹکٹ کے علاوہ پاکستان کے خوبصورت مقامات کی سیاحت کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی آپ سے صرف ایک فون کال کے فاصلے پر
3۔ گوندل پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون: 2270987 2875792 فیکس: 2277738

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
(تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)	کاکیشیا Q
رعائتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔اصل "کاکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔شکریہ
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ۔گڑھی شاہو۔لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29